۳۴-۱۲-۲۱
۲۹

۱۱۸/۴۲۰-۴۲۷ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام مسئلہ ہذا کے بارے میں

عرضِ خدمت ہے کہ بندہ نے چندروز قبل ایک ملٹی نیشنل کمپنی کے ساتھ معاملہ کیا، کمپنی کا نام ڈی ایکس این (DXN) ہے، یہ ملیشیاء کی ایک (MNL) کمپنی ہے، دوسری مصنوعات کے علاوہ کمپنی فوڈسپلیمنٹ اور نباتاتی ادویات بھی بناتی ہے، کمپنی کے ساتھ کاروبار کرنے کے لیے اس کا ڈسٹری بیوٹر (ایجنٹ) بننا پڑتا ہے، کمپنی اپنی مصنوعات ایجنٹ پر فروخت کرتی ہے اور ایک مقرر منافع پر آگے فروخت کی اجازت دیتی ہے، ساتھ ہی ایک پیچیدہ طریقہ کار کے ذریعے ایجنٹ کو نمبر بھی ملتے رہتے ہیں، جس کی بنیاد پر کمیشن اور بونس بھی ملتا ہے، اگر مہینے میں فروخت ایک حد سے کم ہو، تو کمیشن اور بونس نہیں ملتا، اسی طرح اگر گروپ کی شکل میں اور ایجنٹ بنائے جائیں تو کمیشن اور بونس اور بڑھ جاتا ہے، اگرچہ کمپنی اپنی مصنوعات صرف ایجنٹ کو فروخت کرتی ہے، تاہم ایجنٹ کی فرنچائز سے ہر شخص ہر قسم کی چیز خرید سکتا ہے، تاہم ڈسٹری بیوٹر بننے کے لیے کمپنی یہ پابندی عائد کرتی ہے کہ اپنا ایجنٹ مبلغ پندرہ سوروپے (1500) یا تین ہزار دوصد روپے (3200) یا آٹھ ہزار چھ سوروپے (8600) کا پیکج ضرور لے گا، اس میں کمپنی ایک تشہیری اور ایک تعارفی کتابچہ، اور ایک سی ڈی کے ساتھ کمپنی کی مصنوعات شامل ہوتی ہیں، کمپنی کسی بھی سطح پر کسی بھی قسم کی تشہیر نہیں کرتی، کمپنی کا کہنا ہے کہ اس طرح ہر ایجنٹ کو مصنوعات دیتی ہے کہ پہلے خود استعمال کرے اور پھر دوسروں کو فوائد بتائے، کمپنی عالمی سطح کی کمپنی ہے، اور اس کا دعویٰ ہے کہ اس کی مصنوعات دنیا کے ڈیڑھ سوممالک میں فروخت ہوتی ہیں، بلاشبہ کمپنی کی مصنوعات معیاری ہیں، بلکہ بہت سے لوگوں نے اس کی نباتاتی ادویات کے حیرت انگیز نتائج کی تصدیق کی ہے جو کہ خود اب اس کے ڈسٹری بیوٹروں میں شامل ہوگئے ہیں، ان میں شوگر جیسا مرض بھی شامل ہے، خود راقم معدہ کے ضعف کا دیرینہ مریض ہے، ادویات کے استعمال کے بعد مجھے کافی افاقہ محسوس ہو رہا ہے، کمپنی واضح طور پر بتاتی ہے کہ کمپنی اپنی مصنوعات کن چیزوں سے اور کس طرح بناتی ہے، تفصیلات انٹرنیٹ پر (www.dxn.pakistan) دیکھی جاسکتی ہیں۔

اس تفصیل کے بعد درج ذیل سوالات کے جوابات درکار ہیں:

(1) کمپنی کے کاروبار کرنے کے لیے ایجنٹ بننا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟ بندہ نے کمپنی کا چھیاسی سوروپے والا پیکج لیا، کیوں کہ معدہ کے لیے ادویت لینا تھیں، یادرہے کہ بندہ اس سے زیادہ رقم کی سرمایہ کاری کرنا چاہتا تھا۔

(2) کسی اور طریقہ سے کمپنی کا ایجنٹ بنا جاسکتا ہے؟

(3) بندہ نے پانچ لاکھ روپے کی سرمایہ کاری بھی کی، اس رقم کی مصنوعات خرید کر ایک فرنچائز پر رکھ دی ہیں، جہاں سے ہر شخص خریداری کرسکتا ہے، کمپنی سے یہ اشیاء لینے پر مجھے کمیشن بھی ملے گا اور بونس بھی۔ میرے لیے یہ کمیشن اور بونس لینا جائز ہے یا نہیں؟

(4) میں نے سرمایہ کاری کے لیے رقم اسلامی بینکاری سے نکالی، جس سے مجھے منافع چھوڑنے اور ٹیکس ادا کرنے پر رقم چھوڑنا پڑی، کیا اس نقصان کو نمبر دو پر درج کمیشن وغیرہ سے پورا کرسکتا ہوں؟

(5) کیا شرعی لحاظ سے اس کمپنی میں سرمایہ کاری کی جاسکتی ہے، اس کا کیا طریقہ ہے؟

(6) اگر کوئی شخص کمپنی کا ایجنٹ بنے بغیر مصنوعات خرید کر فروخت کرے، اور اس کے لیے ایجنٹ اسے مال سستا دے تو کیا یہ شرعاً جائز ہوگا؟

(7) بندہ کو ایجنٹ نے اپنی فرنچائز پر اس اسٹاک کی خرید وفروخت کا نگران مقرر کیا ہے، اس کے لیے بندہ کو ماہوار پندرہ ہزار روپے معاوضہ ملے گا، کیا یہ ملازمت شرعاً جائز ہوگی؟

(8) کمپنی کی ادویات دیرینہ اور پیچیدہ امراض میں استعمال ہوتی ہیں، کیا اطلاع اور ترغیب کے لیے بندہ کسی سے بات کرسکتا ہے؟

ان سوالات کا جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

والسلام: افتخار احمد قریشی

سکنہ، میونسپل کارپوریشن کالونی، گلی نمبر ایک،

عقب قاضی لرننگ اکیڈمی، نزد: نیا ٹیوب ویل، دلہ ذاک روڈ، پشاور شہر۔

091-2602981 0323-9291162

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح رہے کہ جو کمپنیاں حلال اشیاء بناتی ہوں اور ان کا طریقہ کار بھی شریعت کے موافق ہو اور خارج میں ان کا وجود بھی ہو تو ایسی کمپنیوں میں بطور مضاربت ومشارکت کے سرمایہ کاری کرنا شرعاً جائز ہے، اور اس طرح ان سے براہ راست ایجنٹ بننے پر متعین اجرت، کمیشن، بونس اور دیگر مراعات حاصل کرنا بھی جائز ہے لیکن صرف واسطہ بن کر بغیر عمل کیئے دوسرے ایجنٹوں کے عمل کا کمیشن لینا جائز نہیں کیونکہ شرعاً ایجنٹ وہ ہوتا ہے جو متعاقدین کے درمیان معاملہ طے کراتا ہو بایں طور کہ ایک کی چیز دوسرے پر بیچتا ہو، یا کسی کیلئے کوئی چیز خریدتا ہو وغیرہ، اور اس کی ان سرگرمیوں پر اس کو اجرت ملتی ہو۔

جہاں تک مذکورہ کمپنی (DXN) میں سرمایہ کاری کرنے اور اس سے اجرت، کمیشن، بونس اور دیگر مراعات حاصل کرنے کا تعلق ہے تو واضح رہے کہ جب ہمیں یہ باتیں (مثلاً کمپنی کون کونسی مصنوعات بناتی ہے، کمپنی کے کاروبار کا طریقہ کار کیا ہے، اس پیچیدہ طریقہ کار کی وضاحت جس کی وجہ سے ایجنٹ کو نمبر ملتے رہتے ہیں جسکی بنیاد پر کمیشن اور بونس ملتا ہے وغیرہ) معلوم نہیں ہوئیں تب تک مذکورہ کمپنی (DXN) میں سرمایہ کاری کرنے

(جاری ہے)

اور ان سے لئے جانے والے اجرت، کمیشن، بونس
وغیرہ کے بارے میں شرعاً کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ تاہم احتیاط بہتر ہے۔

لما في الهندية: وفي الدلال والسمسار
يجب أجر المثل وما تواضعوا عليه أن من
كل عشرة دنانير كذا فذلك حرام عليهم.
(كتاب الإجارة، باب مسائل الشيوع في الإجارة:
٥١/٤: ط: قديمي)

وفي المبسوط: والسمسار اسم لمن
يعمل للغير بالأجر بيعا وشراء.
(كتاب الإجارة، باب السمسار: ١٢٨/٨: ط: غفارية)

وفي قواعد الفقه: هو السمسار أي:
الذي يدخل بين البائع والمشتري متوسطا
لإمضاء البيع. (ص: ٢٩٣: ط: الصدف) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب
كتبه حيدر الرحمن عفي عنه
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
١٦—١—١٤٣٥ھ

الجواب صحیح
[illegible]
٢٣/١/١٤٣٥ھ

الجواب صحیح
[illegible] عفی عنہ
٢١/١/٣٥ھ

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)